نوحہ

احسان ہے تیرا ابنِ علیؑ اسلام بچایا ہے تُو نے
نیزے پہ بھرے بازاروں میں قرآن سُنایا ہے تُو نے

خود اپنے لہو میں ڈوب گیا ہر ظلم سہا تُو نے لیکن
اسلام کی ڈوبتی کشتی کو ساحل پہ لگایا ہے تُو نے

آنکھوں میں دِلوں میں دنیا میں جتنا ہے اُجالا تجھ سے ہے
گُل ہوتے چراغِ ایماں کو خوں دے کے جلایا ہے تُو نے

سر تیرا کٹا گھر تیرا لُٹا بیٹے نہ رہے تیرے پھر بھی
جو وعدہ کیا تھا نانا سے وہ وعدہ نبھایا ہے تُو نے

ہر سمت جہاں ویرانی تھی ہر سمت جہاں سناٹا تھا
اُس دشتِ بلا کو جنّت کی تصویر بنایا ہے تُو نے

نہ تخت رہا نہ تاج رہا نہ حکم رہا نہ راج رہا
اک ظالم جابر حاکم کا کیا حال بنایا ہے تُو نے

تُربت بھی بنائی ہے تُو نے چھ ماہ کے ننھے اصغرؑ کی
اٹھارہ برس کے بیٹے کا لاشہ بھی اُٹھایا ہے تُو نے

کبھی مقتل میں کبھی زنداں میں اب خاک پہ سوتی ہے وہ ہی
جس شہزادی کو چار برس سینے پہ سلایا ہے تُو نے

387

ہر مصرع ایسا روشن ہے جیسے ہو کوئی سورج کی کرن
کیا ڈھنگ عبارت کا مولا گوہرؔ کو سکھایا ہے تُو نے